ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد بشیر گل
سکالر ایم فل شعبہ اردو، مائی یونیورسٹی جاپان روڈ،اسلام آباد ۔
ڈاکٹر نذر خلیق
پروفیسر شعبہ اردومائی یونیورسٹی جاپان روڈ،اسلام آباد۔

عابد سعید عابد کا نعت گوئی میں مقام

Muhammad Bashir Gul*
M.Phil Scholar Department of Urdu, MY University, Japan Road, Islamabad.
Dr Nazar Khaleeq
Professor Department of Urdu, MY University, Japan Road, Islamabad.
***Corresponding Author:**

The status of Abid Saeed Abid in Naat Poetry

This research article explores the life, spiritual personality, and poetic contributions of *Abid Saeed Abid (1948–2023), a distinguished Naat poet from the Gujar Khan region. The study highlights his transition from Ghazal to dedicated Naat writing, categorizing his literary journey into four distinct phases: the Initial, Transitional, Zenith, and Perfection periods. Deeply influenced by the spiritual lineage of Golra Sharif his poetry transcends mere emotional expression, evolving into a profound spiritual experience. The article analyses his unique technical and thematic attributes, such as his mastery of Sahl-e-Mumtana (deceptive simplicity), the use of short meters (Ikhtisar-e-Bahar), and the frequent employment of the lamp/lamp-light (Chiraagh/Deep) metaphor as a symbol of optimism and hope. With notable collections like Najat, Ziarat, Rasai, and Qabooliyat, Abid Saeed Abid holds a prestigious position in the Naat tradition of Pothohar. The research concludes that his work serves as a vital bridge between local tradition and universal Islamic thought, making it a significant addition to contemporary Urdu Naat literature.

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلہ

Key Words: *Abid Saeed Abid, Urdu Naat Poetry, Gujar Khan Literary Tradition, Spiritualism & Sufism (Tasawwuf), Short Meters (Ikhtisar-e-Bahar) Sahl-e-Mumtana (Simplicity in Verse), Optimism in Poetry (Rajaiyat) *Pothohar Region Literature, Modern Naat Trends.*

تمہید:

اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات کا مقام عطا فرما کر اسے اپنی تخلیق کا نقطۂ عروج بنایا اور پھر اس پوری انسانیت میں حضرت محمد ﷺ کو مقام محبوبیت سے سرفراز کیا۔ آپ ﷺ کی مدح و ثنا خود سنتِ الٰہی ہے اور اہلِ ایمان کے لیے ذریعۂ نجات بھی۔ نعت گوئی کی روایت عہدِ نبویؐ سے شروع ہو کر عرب سے عجم اور پھر فارسی کے ذریعے اردو ادب تک پہنچی، جہاں ہر دور کے شعرا نے اس صنف کو وسعت اور وقار عطا کیا۔

خطۂ پوٹھوہار خصوصاً گوجر خان میں بھی نعتیہ روایت ایک مضبوط ادبی ورثہ رکھتی ہے، جسے مختلف شعرا نے پروان چڑھایا۔ اسی روایت کے تسلسل میں ایک معتبر اور نمایاں نام عابد سعید عابد کا ہے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی نعت گوئی کے لیے وقف کر دی اور اس صنف کو خلوص، فکری گہرائی اور روحانی لطافت سے مالا مال کیا۔

سوانح حیات:

عابد سعید عابد (پیدائش: یکم اپریل ۱۹۴۸ء، گوجر خان) ایک علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد چودھری غلام محمد خان ایک ماہرِ تعلیم اور صاحبِ ذوق شخصیت تھے، جن کی علمی و ادبی تربیت نے عابد کے فکری و شعری شعور کو جِلا بخشی۔ ابتدائی تعلیم قرآن مجید سے ہوئی، جبکہ اعلیٰ تعلیم پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی۔

پیشہ ورانہ زندگی میں انہوں نے تدریس کو اختیار کیا اور طویل عرصہ ایک مثالی معلم کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ان کی تدریسی زندگی اخلاص، دیانت اور علم دوستی کا نمونہ تھی، جس نے نہ صرف طلبہ بلکہ معاشرے پر بھی مثبت اثرات مرتب کیے۔

شخصیت اور سیرت:

عابد سعید عابد کی شخصیت سادگی، درویشی اور اخلاقی وقار کا حسین امتزاج تھی۔ وہ ایک نرم خو، ملنسار اور انسان دوست شخصیت کے حامل تھے۔ ان کی زندگی میں عبادت، تصوف اور عشقِ رسول ﷺ بنیادی عناصر کے طور پر جلوہ گر تھے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

تصوف سے ان کی وابستگی نے ان کے فکر و فن کو گہرائی عطا کی۔ گولڑہ شریف کے روحانی سلسلے سے تعلق اور مرشد کی تربیت نے ان کی شاعری کو محض جذباتی اظہار کے بجائے ایک روحانی تجربہ بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں نعت محض صنفِ سخن نہیں بلکہ ذریعۂ نجات اور وسیلۂ قربت بن کر ابھرتی ہے۔

ادبی سفر:

عابد سعید عابد نے اپنے ادبی سفر کا آغاز غزل سے کیا، تاہم جلد ہی ان کا رجحان نعت کی طرف مکمل طور پر منتقل ہو گیا۔ ان کے ادبی سفر کو چار ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

ابتدائی دور (۱۹٦۷ء–۱۹۷۵ء): غزل گوئی اور فنی ریاضت

عبوری دور (۱۹۷۵ء–۱۹۸۷ء): غزل اور نعت دونوں میں طبع آزمائی

عروج کا دور (۱۹۸۷ء–۲۰۰۳ء): مکمل طور پر نعت گوئی کی طرف رجوع

کمال کا دور (۲۰۰۳ء–۲۰۲۳ء): مسلسل نعتیہ تخلیقات اور مجموعہ ہائے کلام:

انہوں نے متعدد نعتیہ مجموعے تخلیق کیے جن میں نجات، زیارت، رسائی اور قبولیت نمایاں ہیں۔ ان کی شاعری میں سادگیِ بیان، داخلی کیفیت، تصوف کی چاشنی اور عشقِ رسول ﷺ کی وارفتگی نمایاں نظر آتی ہے۔

گوجر خان کی نعتیہ روایت میں مقام:

گوجر خان کی نعتیہ روایت میں عابد سعید عابد کا مقام نہایت بلند ہے۔ انہوں نے اس روایت کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اسے فکری اور روحانی سطح پر مزید مستحکم کیا۔ ان کی شاعری مقامی روایت اور آفاقی اسلامی فکر کا حسین امتزاج پیش کرتی ہے۔

اختتامیہ:

عابد سعید عابد کی شخصیت اور شاعری اردو نعتیہ ادب میں ایک معتبر حوالہ ہے۔ ان کی زندگی اخلاص، علم دوستی اور عشقِ رسول ﷺ کا عملی نمونہ ہے، جبکہ ان کا کلام نعتیہ روایت میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ ان کی تخلیقات نہ صرف ادبی لحاظ سے اہم ہیں بلکہ روحانی و فکری اعتبار سے بھی رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

وفات:

عابد سعید عابد کی وفات ۲۸ فروری ۱۹۲۳ء اور تدفین یکم مارچ ۱۹۲۳ء کو ہوئی۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13

ماخذ تحقیقی مجلہ

نعت گوئی: پس منظر اور ارتقائی جائزہ

نعت گوئی اسلامی ادب کی نہایت مقدس اور مؤثر صنفِ سخن ہے جس کی بنیاد عشقِ رسول ﷺ اور عقیدتِ قلبی پر استوار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے حضور نبی اکرم ﷺ کی امت میں شامل ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ اسی نسبتِ محمدی ﷺ نے اہلِ ایمان کے دلوں میں مدحِ مصطفیٰ ﷺ کا وہ جذبہ پیدا کیا جو نعت کی صورت میں ادب کا حصہ بن گیا۔

لفظ "نعت" عربی زبان سے ماخوذ ہے، جس کے معنی کسی ہستی کی عمدہ صفات کو مبالغہ آمیز انداز میں بیان کرنے کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر یہ لفظ خاص طور پر حضور اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف کے لیے مخصوص ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ ادب نے اس کے استعمال کو اسی مقدس دائرے تک محدود رکھا ہے۔

نعت گوئی کا آغاز عہدِ نبوی ﷺ ہی سے ہو گیا تھا۔ جب کفارِ مکہ نے حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس پر ہجو کا سلسلہ شروع کیا تو صحابۂ کرامؓ میں شامل شعرا نے حضور ﷺ کے حکم سے مدحیہ اشعار کے ذریعے اس کا مدلل جواب دیا۔ حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت کعب بن مالکؓ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ اس سلسلے کے نمایاں نام ہیں، جنہوں نے نعت کو ابتدائی استحکام عطا کیا۔

بعد ازاں نعت گوئی عربی سے فارسی میں منتقل ہوئی جہاں نظامی، جامی، سعدی اور دیگر شعرا نے اس صنف کو فکری و فنی وسعت بخشی۔ فارسی کے ذریعے یہ روایت اردو میں داخل ہوئی اور جلد ہی اردو نعت گوئی نے ایک مستحکم اور ہمہ گیر ادبی روایت کی صورت اختیار کر لی۔

اردو میں نعت گوئی کی ابتدا کے حوالے سے محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک خواجہ بندہ نواز گیسو دراز پہلے اردو نعت گو شاعر ہیں، جبکہ دیگر اہلِ تحقیق ملا داؤد یا فخر الدین نظامی کو اس اعزاز کا مستحق قرار دیتے ہیں۔ تاہم اس امر پر اتفاق ہے کہ اردو زبان کے آغاز کے ساتھ ہی نعتیہ شاعری بھی پروان چڑھنے لگی اور یہ روایت آج تک تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

فنی اعتبار سے نعت گوئی ایک نہایت نازک اور دشوار صنف ہے، کیونکہ اس میں مدح کے دوران حدِ اعتدال کو برقرار رکھنا لازم ہوتا ہے۔ اس حوالے سے احمد رضا خان بریلوی نے نعت کو "تلوار کی دھار پر چلنے" کے مترادف قرار دیا ہے، جہاں معمولی سی لغزش بھی معنوی افراط و تفریط کا باعث بن سکتی ہے۔

ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13

عصرِ حاضر میں اردو نعت گوئی نے موضوعاتی وسعت اور فکری گہرائی حاصل کی ہے۔ جدید شعرانے روایت کو برقرار رکھتے ہوئے نعت میں نئے فکری زاویے اور اسلوبیاتی جہات متعارف کرائی ہیں، جس کے نتیجے میں یہ صنف مزید مؤثر، دلکش اور ہمہ گیر ہو گئی ہے۔ یوں نعت گوئی نہ صرف مذہبی عقیدت کا مظہر ہے بلکہ اردو ادب کی ایک زندہ اور متحرک روایت بھی ہے۔

گوجر خان کی نعتیہ شاعری کی روایت:

گوجر خان کی سرزمین اپنی علمی و ادبی روایت کے اعتبار سے ایک زرخیز اور تابندہ خطہ شمار ہوتی ہے، جہاں فکری بالیدگی اور شعری اظہار نے ہمیشہ ایک خاص وقار کے ساتھ نمو پائی ہے۔ اس خطے کی ادبی شناخت میں نعتیہ شاعری کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے، کیونکہ یہاں کے شعرانے عشقِ رسول ﷺ کو اپنے کلام کا محور بنا کر اسے فکری و فنی ارتقا سے ہم آہنگ کیا ہے۔

گوجر خان میں نعت گوئی کی روایت کا آغاز ابتدائی عہد میں ہی ہو چکا تھا، جس کی اولین نمایاں مثال فقیر محمد ولی چشتی کی ذات ہے۔ ان کا تعلق قریبی قصبہ جھنڈا سے تھا اور ان کا مجموعہ کلام گنجینۂ حیدری ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا، جو اس خطے میں نعتیہ شاعری کے باقاعدہ آغاز کا مظہر ہے۔ ان کے ہاں نعت محض عقیدت کا اظہار نہیں بلکہ روحانی وابستگی اور صوفیانہ رنگ کا حسین امتزاج بھی ہے، جس نے بعد کے شعرا کے لیے ایک فکری بنیاد فراہم کی۔

عہدِ حاضر میں گوجر خان کی نعتیہ روایت مزید وسعت اور تنوع کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ اس دور کے شعرانے روایتی اسلوب کو برقرار رکھتے ہوئے جدید فکری تقاضوں کو بھی اپنے کلام میں سمویا ہے۔ صدیق وارثی، سلطان محمود چشتی، اکرام قریشی، شکور احسن، عاصم ندیم، خیال نصیروی، راشد اشرف، اویس راجہ، جنید غنی راجہ، زبیر احمد وارثی، پیر عتیق چشتی، سید نسیم تقی جعفری، ثاقب امام رضوی، جمیل حیدر اور عقیل احمد جیسے شعرانے نعتیہ شاعری کو فنی پختگی اور فکری گہرائی عطا کی ہے۔

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری کی فکری و فنی خصوصیات:

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری فکری گہرائی اور فنی جدّت کا حسین امتزاج پیش کرتی ہے۔ انہوں نے قطعہ نگاری کو ایک مستقل صنف کے طور پر اختیار کر کے مختصر ہیئت میں جامع اور مؤثر اظہار کی نئی مثال قائم کی۔ ان کے ہاں عشقِ رسول ﷺ محض جذباتی وابستگی نہیں بلکہ ایک شعوری اور روحانی کیفیت کی صورت اختیار کر لیتا ہے، جس میں مدینہ طیبہ سے والہانہ عقیدت، رجائیہ فکر اور داخلی کیفیات کا سچا اظہار نمایاں ہے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

فنی سطح پر سہلِ ممتنع، نئی تراکیب اور مختصر بحور کا برتاؤ ان کے اسلوب کو منفرد بناتا ہے، جبکہ فکری طور پر نورِ نبوت ﷺ کو سرچشمۂ ہدایت قرار دینا ان کے کلام کا بنیادی وصف ہے۔

نمونۂ کلام ملاحظہ ہو:

وہ جہانِ شہود میں آئے
رنگ کتنے وجود میں آئے
دین و ایماں کے قافلے عابد
پھر حرم کی حدود میں آئے [۱]

آسمانوں کا نور دیکھا ہے
ذرّے ذرّے میں طور دیکھا ہے
شکر کیوں کر ادا کروں عابد
میں نے شہرِ حضور دیکھا ہے [۲]

نورِ ایماں خدا سے ملتا ہے
راستہ نقشِ پا سے ملتا ہے
جو خزانہ ہے علم و عرفاں کا
وہ درِ مصطفی ﷺ سے ملتا ہے [۳]

ان اشعار میں سادگی کے ساتھ گہری معنویت، عشق و عقیدت کی شدت اور فکری پختگی نمایاں ہے، جو عابد سعید عابد کو معاصر نعتیہ شاعری میں ممتاز مقام عطا کرتی ہے۔

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری میں اختصارِ بحر:

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری کا امتیازی وصف اختصارِ بحر ہے، جس میں وہ نہایت کم الفاظ میں وسیع معانی سمو دیتے ہیں۔ مختصر بحور میں جامع اظہار ان کی فنی مہارت اور بارگاہِ رسالت ﷺ کے ادب کا مظہر ہے۔ سادہ زبان، گہری معنویت اور عشقِ رسول ﷺ کی شدت ان کے ہر مصرع کو مؤثر بنا دیتی ہے۔

ان کے ہاں دو لفظی اور سہ لفظی بحور محض فنی تجربہ نہیں بلکہ ایک شعوری تخلیقی رویہ ہے، جس کے ذریعے وہ مدینہ طیبہ کی محبت، نورِ نبوت ﷺ اور عجز و نیاز کی کیفیات کو مؤثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

نمونۂ کلام ملاحظہ ہو:

نبی کا شہر، جنت
نبی کا عشق، دولت
مرے دامن کی زینت
مرا اشکِ ندامت (۴)
کس کا غم ہے
دل بے دم ہے
ذرّہ ذرّہ
جامِ جم ہے

طیبہ میں تو
جنت ضم ہے (۵)

مثلِ باراں
ان کا احساں
خاکِ طیبہ
زیبِ داماں (۶)

ان اشعار میں اختصار کے ساتھ معنوی وسعت اور تاثیر نمایاں ہے، جو عابد سعید عابد کو جدید نعتیہ شاعری میں ایک منفرد مقام عطا کرتی ہے۔

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری میں سہلِ ممتنع:

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری میں سہلِ ممتنع ایک نمایاں فنی وصف کے طور پر جلوہ گر ہے۔ انھوں نے نہایت سادہ اور رواں الفاظ میں گہرے اور دقیق مضامین کو اس مہارت سے بیان کیا ہے کہ مفہوم بآسانی دل نشین ہو جاتا ہے، مگر اس درجے کا اظہار پیدا کرنا آسان نہیں رہتا۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13

ان کے ہاں عشقِ رسول ﷺ، مدینہ طیبہ کی عقیدت اور داخلی کیفیات سادگی کے باوجود بھرپور تاثیر کے ساتھ منتقل ہوتی ہیں، جو ان کے کلام کو معنوی گہرائی اور روحانی اثر عطا کرتی ہیں۔

نمونۂ کلام ملاحظہ ہو:

کیف ان سے، قرار ان سے ہے
میرے گھر میں بہار ان سے ہے[۷]

خداوندا سحر دے
اندھیرا دور کر دے[۸]

چاند، سورج، درخت طیبہ کے
سب کے سب احترام کرتے ہیں
پھول ہنستے ہیں دیکھ کر ان کو
اور پتھر سلام کرتے ہیں[۹]

ان اشعار میں سادگی اور معنویت کا حسین امتزاج نمایاں ہے، جو عابد سعید عابد کی فنی انفرادیت کی واضح دلیل ہے۔

چراغ و دیپ کا استعارہ بطور رجائیت: عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری میں چراغ اور دیپ کا استعارہ ایک مرکزی رجائی علامت کے طور پر ابھرتا ہے۔ ان کے کلام میں یہ علامت امید، روشنی اور روحانی سکون کی نمائندگی کرتی ہے، جو قنوطیت کے بجائے ایک پُرامید فکری رویّے کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ نہ صرف خود رجائیت کے علمبردار ہیں بلکہ قاری کو بھی اندھیروں سے نکل کر امید اور نور کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

ان کے ہاں چراغِ یادِ مصطفی ﷺ ایک ایسی علامت ہے جو ہر اندھیرے میں روشنی کا ذریعہ بنتی ہے۔ یہ استعارہ ان کی شاعری میں ایمان، محبتِ رسول ﷺ اور روحانی بصیرت کی علامت بن کر بار بار سامنے آتا ہے۔ مدینہ طیبہ سے وابستگی اس رجائی فکر کو مزید تقویت دیتی ہے، جہاں ہر مایوسی امید میں اور ہر اندھیرا روشنی میں بدل جاتا ہے۔

نمونۂ کلام ملاحظہ ہو:

جگر میں ان کی الفت کے ہزاروں دیپ روشن ہیں

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

اسی خاطر ابھی قائم اثر میری نوا میں ہے (۱۰)

اندھیروں نے کبھی رستہ اگر روکا
چراغِ یادِ احمد تم جلا لینا (۱۱)

چراغِ یادِ احمد بن کے عابد
میں لوگوں میں اجالے بانٹتا ہوں (۱۲)

ان قطعات میں چراغ و دیپ کا استعارہ امید، ایمان اور محبتِ رسول ﷺ کی روشنی کے طور پر ابھرتا ہے، جو عابد سعید عابد کی فکری رجائیت کا واضح اظہار ہے۔

یوں عابد سعید عابد نے چراغ و دیپ کو محض ادبی علامت نہیں بلکہ ایک فکری نظامِ امید میں ڈھال کر اپنی نعتیہ شاعری کو نور، یقین اور رجائیت کا روشن استعارہ بنا دیا ہے۔

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری میں رموزِ نعت گوئی:

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری کا ایک اہم فکری پہلو رموزِ نعت گوئی کی توضیح ہے۔ ان کے ہاں نعت محض جذباتی اظہار نہیں بلکہ ایک باقاعدہ فکری، فنی اور روحانی عمل کے طور پر سامنے آتی ہے۔ وہ نعت کے آداب، اس کے لوازمات اور تخلیقی تقاضوں کو نہایت بلیغ انداز میں اپنے اشعار کا حصہ بناتے ہیں، جس سے قاری کو نعت گوئی کے داخلی اصولوں سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔

ان کے نزدیک نعت نگاری کے لیے سوزِ دل، قلبی طہارت، عشقِ رسول ﷺ اور فنی احتیاط بنیادی عناصر ہیں۔ وہ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ نعت میں اختصار، سادگی اور ادبِ رسالت کا خاص خیال رکھا جائے۔ ان کے کلام میں یہ تصور بھی نمایاں ہے کہ حقیقی نعت وہی ہے جو درد، اشک اور روحانی وابستگی کے ساتھ تخلیق ہو۔

مزید یہ کہ وہ نعت کو ایک الہامی عطا تصور کرتے ہیں، جو محض فنی مشق سے نہیں بلکہ توفیقِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے وجود میں آتی ہے۔ اسی لیے ان کے ہاں نعت گوئی ایک ذمہ دارانہ اور مقدس عمل کی حیثیت رکھتی ہے۔

نمونۂ کلام ملاحظہ ہو:

خشک چھوڑو، حدیثِ تر لکھو
جو بھی لکھنا ہے مختصر لکھو

ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13
ماخذ تحقیقی مجلہ

نعت عابد رسولِ اکرم کی
بحرِ الفت میں ڈوب کر لکھو [۱۳]

آسماں سے بھی نعت آتی ہے
لامکاں سے بھی نعت آتی ہے
ساتھ لاتی ہے عشق کی خوشبو
اب جہاں سے بھی نعت آتی ہے [۱۴]

سوزِ دل سے، ہنر سے لکھی ہے
تازہ خونِ جگر سے لکھی ہے
کام نازک ہے اور مشکل بھی!
نعت تارِ نظر سے لکھی ہے [۱۵]

ان قطعات میں نعت گوئی کے اصول، اس کے روحانی تقاضے اور فنی نزاکتیں نہایت مؤثر انداز میں سامنے آتی ہیں، جو عابد سعید عابد کی فکری گہرائی اور فنی شعور کی واضح دلیل ہیں۔

یوں انہوں نے نعت گوئی کے رموز کو محض نظری سطح پر بیان کرنے کے بجائے اسے اپنے شعری تجربے کا حصہ بنا کر معاصر نعتیہ ادب میں ایک فکری و فنی روایت کو مستحکم کیا ہے۔

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری میں نعت بطورِ سرمایۂ حیات:

عابد سعید عابد کی نعتیہ شاعری میں نعت کو محض ادبی صنف نہیں بلکہ حیات کا اصل سرمایہ اور مقصدِ وجود قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے ابتدائی دور میں غزل گوئی سے آغاز کیا، مگر جلد ہی مجازی اظہار سے کنارہ کش ہو کر اپنی پوری شعری و فکری توانائی نعتِ رسول ﷺ کے لیے وقف کر دی۔ ان کے نزدیک نعت وہ متاعِ بے بہا ہے جو انسان کو فکری بلندی اور روحانی دوام عطا کرتی ہے۔

ان کی شاعری میں نعت گوئی ایک الٰہی عطیہ اور باعثِ افتخار کے طور پر جلوہ گر ہے۔ وہ اسے ایسی دولت تصور کرتے ہیں جو انسان کی کم مائیگی کو عظمت میں بدل دیتی ہے۔ نعت ان کے ہاں گناہوں کی مغفرت، روحانی سکون اور عشقِ رسول ﷺ کی عملی صورت ہے۔ اسی لیے ان کا اسلوب شکر، عاجزی اور محبت کے جذبات سے معمور دکھائی دیتا ہے۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13

مزید یہ کہ وہ نعت کو حیاتِ انسانی کی معنویت، ایمان کی علامت اور دو جہانوں کی کامیابی کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک نعت کے الفاظ محض الفاظ نہیں بلکہ نور اور موتی کی حیثیت رکھتے ہیں جو دلوں کو منور کرتے ہیں۔

نمونۂ کلام ملاحظہ ہو:

ربِ کعبہ نے مجھ بھکاری کو
نعت گوئی کا تاج بخشا ہے
رشکِ عالم ہے سلطنت میری
ایک مفلس کو راج بخشا ہے (۱۶)

میں محبت کا پیڑ ہوں عابد
میری شاخوں پہ پھول نعتوں کے
کر چکا ہوں ہزار ہا سجدے
کر کے تحفے وصول نعتوں کے (۱۷)

نعت ایماں کی گفتگو عابد
نعت دو جہان سنتے ہیں
نعت میں جو بھی لفظ آ جائے
لوگ موتی سمجھ کے چنتے ہیں (۱۸)

ان اشعار میں نعت بطورِ عطیۂ الٰہی، روحانی دولت اور فکری مرکز کے طور پر ابھرتی ہے، جو عابد سعید عابد کے فنی شعور اور روحانی وابستگی کی عکاسی کرتی ہے۔

یوں انہوں نے نعت کو اپنی حیات کا مرکز بنا کر اسے محض شاعری نہیں بلکہ ایک مکمل فکری و روحانی نظامِ زندگی میں ڈھال دیا ہے، جو ان کی انفرادیت اور امتیاز کا واضح ثبوت ہے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-13

حوالہ جات

۱۔ عابد سعید عابد، قبولیت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ص ۲۷

۲۔ ایضاً، ص ۴۲

۳۔ ایضاً، ص ۵۲

۴۔ عابد سعید عابد، زیارت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، مئی ۲۰۰۳ء، ص ۴۵

۵۔ عابد سعید عابد، رسائی، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، مئی ۲۰۰۴ء، ص ۳۹

۶۔ ایضاً، ص ۹۷

۷۔ ۲۹۔ عابد سعید عابد، زیارت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، مئی ۲۰۰۳ء، ص ۳۰

۸۔ ایضاً، ص ۳۶

۹۔ عابد سعید عابد، قبولیت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ص ۳۱

۱۰۔ عابد سعید عابد، نجات، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، اپریل ۲۰۰۴ء، ص ۲۹

۱۱۔ عابد سعید عابد، زیارت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، مئی ۲۰۰۳ء، ص ۴۴

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۰۱

۱۳۔ عابد سعید عابد، قبولیت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ص ۳۰

۱۴۔ عابد سعید عابد، عافیت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، اکتوبر ۲۰۰۵ء، ص ۳۷

۱۵۔ ایضاً، ص ۴۳

۱۶۔ عابد سعید عابد، قبولیت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، اکتوبر ۲۰۰۴ء، ص ۵۵

۱۷۔ عابد سعید عابد، عافیت، فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راول پنڈی، اکتوبر ۲۰۰۵ء، ص ۳۷

۱۸۔ ایضاً، ص ۴۳